سوال

میری شادی کو سات برس بیت چکے ہیں اس دوران میری بیوی مجھ سے معاشرت میں انکار کرتی رہی ہے، اور اس طرح میں بیوی کو اچھے اور خوبصورت لباس زیب تن کرنے کا کہتا لیکن بہت ہی کم ایسا کرتی ہے، میں شادی سے اکتا گیا ہوں، کئی برس قبل اس نے طلاق بھی مانگی تھی، لیکن اس وقت سے میری بیوی کے تعلقات میں گرمجوشی آئی ہے اب ہماری بچی دو برس کی ہے، اور بیوی کے تعلقات میں گرمجوشی نہیں رہی، میں نے بیوی کو بتایا کہ میں شادی سے خوش نہیں لیکن اس کی حالت پھر بھی تبدیل نہیں ہوئی، میں اسے طلاق دینے کا سوچتا ہوں لیکن بچی آڑے آجاتی ہے کہ طلاق کی صورت میں بچی سے دور ہوجاؤنگا میں بہت پریشان رہتا ہوں حتی کہ خودکشی کی سوچ بھی آئی لیکن میری بیوی کی حالت ویسی کی ویسی ہے، اگر طلاق واقع ہوگئی تو بچی سے دور ہوجانے کی بنا پر میں اور زیادہ پریشان ہوجاؤنگا، ہم نے شادی کو بہتر بنانے اور اصلاح کی بہت کوشش کی اور مشورہ بھی کیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، برائے مہربانی مجھے کوئی نصیحت فرمائیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

اللہ سبحانہ و تعالی نے خاوند اور بیوی کو حسن معاشرت اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے :

اوران عورتوں سے بہتر اور اچھے انداز کے ساتھ بود و باش اختیار کرو النساء (19).

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان اس طرح ہے :

اوران عورتوں کو بھی اسی طرح حق حاصل ہیں جس طرح ان کے اوپر (خاوند کے) حق ہیں اچھے طریقہ سے، اور مردوں کو ان عورتوں پر فضیلت حاصل ہے، اور اللہ تعالی غالب و حکمت والا ہے البقرۃ (228).

حسن سلوک اور حسن معاشرت میں یہ بھی شامل ہے کہ خاوند اور بیوی دونوں ایک دوسرے کا خیال رکھیں، اور ایک دوسرے کے لیے خوبصورتی اختیار کرتے ہوئے خوبصورت لباس زیب تن کریں، اور عفت و عصمت اختیار کرتے ہوئے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی جائے

اسی لیے بیوی کا اپنے خاوند سے انکار مجامعت بہت شدید حرام قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ امام بخاری اور امام مسلم نے درج ذیل حدیث روایت کی ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب مرد اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور بیوی انکار کردے تو خاوند ناراض ہو کر رات بسر کرتا ہے تو فرشتے اس عورت پر صبح تک لعنت کرتے رہتے ہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3237) صحیح مسلم حدیث نمبر (1436).

اور اگر بیوی بغیر کسی شرعی عذر کے خاوند کا حق مجامعت و معاشرت ادا نہیں کرتی تو اسے نافرمان تصور کیا جائیگا اور اس کا نان و نفقہ اور لباس کا خرچ ساقط ہوجائیگا

خاوند کو چاہیے کہ ایسی بیوی کو اللہ کا خوف دلائے اور اسے اس کے انجام اور سزا سے آگاہ کرے، اور اس سے بستر علیحدہ کر لے، اور اس کے باوجود وہ حق مجامعت ادا نہیں کرتی تو وہ اسے ہلکی سا مار کی سزا بھی دے سکتا ہے لیکن زخم وغیرہ نہ آئیں

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور جن عورتوں کی تمہیں بد دماغی اور نافرمانی کا ڈر ہو تو تم انہیں وعظ و نصیحت کرو، اور انہیں بستر سے علیحدہ کر دو، اور اور انہیں مار کی سزا دو، اگر تو تمہاری اطاعت کر لیں تو تم ان پر کوئی راہ تلاش مت کرو، یقینا اللہ تعالی بلند و بالا ہے النساء (34).

اور اگر یہ ذرائع اور وسائل کام نہ آسکیں اور بیوی کی اصلاح نہ ہو تو پھر آپ اپنے خاندان سے ایک منصف شخص اختیار کریں، اور آپ کی بیوی بھی اپنے خاندان سے ایک منصف شخص اختیار کرے تا کہ وہ اس مشکل کو حل کر کے کوئی فیصلہ کریں

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور اگر تمہیں ان دونوں کے مابین اختلاف کا ڈر ہو تو پھر خاوند کے خاندان سے ایک منصف شخص اور بیوی کے خاندان سے ایک منصف شخص اختیار کرو، اگر وہ دونوں اصلاح کا ارادہ رکھتے ہوں گے تو اللہ تعالی ان کے مابین توفیق پیدا کر دیگا، یقینا اللہ تعالی علم والا خبر دار ہے النساء (35).

اگر آپ سمجھیں کہ اسے طلاق کی دھمکی سیدھا کر دیگی اور دھمکی سے ہی اس کی اصلاح ہو جائیگی تو پھر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ اگر آپ کا ظن غالب یہ کہتا ہو کہ اسے طلاق دینا اس کی اصلاح کر دیگا اور اسے سیدھی راہ پر لے آئیگا تو آپ اسے ایک طلاق دے کر کچھ مدت کے لیے چھوڑ دیں اور پھر عدت ختم ہونے سے قبل اس سے رجوع کر لیں

اور اگر اسے بھی اپنے نکاح میں رکھتے ہوئے آپ کے لیے دوسری شادی کرنا ممکن ہو تو آپ کے لیے اسے طلاق دے کر بچی کو ضائع ہونے سے دوسری شادی کرنا بہتر ہے

اور آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی بیوی کے ساتھ اپنی سیرت کو دیکھیں اور سوچیں کہ کہیں آپ اس کے ساتھ کوتاہی کا مرتکب تو نہیں ہو رہے، یا پھر کہیں آپ کوئی ایسا کام تو نہیں کر رہے جس سے آپ کی بیوی کو تکلیف ہوتی ہو اور اس طرح وہ آپ سے نفرت کرنے لگی ہے

عقل مند وہی ہے جو اپنا محاسبہ کر کے اپنی غلطیوں کی اصلاح کر لیتا ہے، اور پھر کچھ مشکلات تو ایسی ہوتی ہیں جو اسی صورت میں حل ہو سکتی ہیں جب ان کا سبب معلوم ہو جائے اور صراحت سے بیان کر دی جائیں

دوم :

مومن شخص کو صبر و تحمل اور قوت و عزم سے مزین ہونا چاہیے، اسے مصائب اور پریشانیوں کے آنے پر کمزور نہیں بن جانا چاہیے، بلکہ وہ ڈٹ کر ان کا مقابلہ کرے اور انہیں حل کرنے کی کوشش کرے، اور کثرت سے اطاعت کے ایسے اعمال کرے جو اس کے ایمان کو قوت بخشیں، اور ثابت قدمی میں اس کے مدد و معاون ثابت ہوں

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اے ایمان والو صبر اور نماز کے ساتھ مدد حاصل کرو یقینا اللہ تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے البقرۃ (153).

یہ یاد رکھیں کہ خودکشی کبیرہ گناہ اور حرام ہے، خودکشی کرنے والے شخص کو تو ابدی جہنم کی سزا کی وعید سنائی گئی ہے اگر انسان دنیاوی تنگی سے چھٹکارا حاصل کر بھی لے تو آخرت کے عذاب سے دوچار ہو جائیگا

پھر یہ خودکشی اس کے گھر والوں اور رشتہ داروں کے لیے اکتاہٹ و تکلیف کا باعث بنے گی، آپ ذرا اپنی اس بچی کی حالت پر غور کریں جس کی بنا پر آپ اتنے پریشان ہو رہے ہیں، کہ اگر آپ نے خودکشی کر لی تو اس بچی کی مستقبل میں کیا حالت ہوگی، اور اس کا انجام کیا ہوگا؟؟!!

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کو اس مصیبت سے چھٹکارا دلائے اور آپ کے لیے اس سے نکلنے کی کوئی راہ بنائے

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (111938) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

174679